کیا حجاز مقدس میں رویت ہلال کا اہتمام ہوتا ہے

از جناب حاجی احسان الحق صاحب بجنوری ایم ایس سی علیگ، سابق لکچرر طبعیات (فزکس)
(مسلم یونیورسٹی ۔ علی گڑھ)

صدق جدید مورخہ ۹ جنوری ۱۹۷۰ء میں مندرجہ ذیل خبر نظر سے گذری :۔

• مولانا محمد منظور نعمانی اور مولانا ابو الحسن علی نے ۱۳۸۹ھ کے رمضان شریف کا پہلا روزہ حجاز میں پیر کے دن رکھا اور چندرہ دن کے بعد ہندوستان لوٹ آئے اور ہندوستان میں چونکہ پہلا روزہ بدھ کو ہوا تھا اس لئے یہاں بدھ کو ۲۹ ہوئی اور اسی دن رویت بھی ہوئی۔ چنانچہ جمعرات کو پہلی شوال اور عید ہوئی۔ اس کے برخلاف حجاز میں ۲۹ رمضان پیر کے دن ہوئی اور اسی دن رویت بھی ہوئی۔ دوسرے روز یعنی منگل کو یکم شوال قرار پائی اور عید منائی گئی۔ اس حساب سے ان دونوں حضرات نے جو بدھ کا روزہ ہندوستان میں رکھا وہ حجاز مقدس کے حساب سے ۳۱واں روزہ تھا۔ اس نوٹ میں آگے چل کر اختلاف مطالع کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ایک دو دن کا فرق .... اور اس سے زیادہ کا فرق ہو سکتا ہے بلکہ لازم ہے۔"

مذکورہ بالا دونوں صاحبوں نے ۳۱ روزے رکھے شرعاً یہ جائز ہے یا نہیں ؟
یہ بتانا علماء کرام کا کام ہے البتہ اس سلسلہ میں ایک دو دن اور اس سے زیادہ کے فرق کی جو بات کہی گئی ہے اس پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

میری گذارش یہ ہے کہ ایک دن سے زیادہ کا فرق ہو ہی نہیں سکتا اور پھر ہندوستان اور حجاز کے درمیان ایک دن کا بھی فرق بہت ہی کم ہو گا کیوں کہ یہ دونوں ملک بہت قریب ہیں۔ اصل یہ ہے کہ القمر الجدید

یعنی قمر غیر مرئی وہ لمحہ ہے جب تقویم شمس و قمر دونوں ایک ہوں۔ اس کا تعلق زمین کے مرکز سے ہے اور مختلف مقامات
میں قمر جدید کا وقت معلوم کرنے کے لئے صرف طول البلد کے فرق سے کام لیا جاتا ہے۔ قمر غیر مرئی کم سے کم بیس گھنٹے
کے بعد تحت الشعاع کی وجہ سے قمر مرئی ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ ۲۶ گھنٹے اور اس دفعہ تو رمضان شریف
۱۳۹۰ھ کا چاند ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء باوجود ۲۹ گھنٹہ ۲۵ منٹ گذرنے کے بعد صرف بحالیؔ اس قابل نہیں ہوا کہ
وسط ہندوستان میں دکھائی دے۔ اگرچہ سہسوان میں دیکھا گیا اور وہاں پہلا روزہ اتوار کو ہوا اور
ہندوستان میں دو تین جگہ۔ اور ہوا اصل میں چاند کا معاملہ بہت مشکل ہے۔

رویت کے معاملہ میں طول البلد اور عرض البلد۔ میلان شمس۔ میلان قمر۔ وقت نصف النہار شمسی
وقت نصف النہار قمری معلوم ہونے کے بعد غروب شمس کے وقت ارتفاع قمر اور افق کی وہ قوس جو نقطۂ
غروب شمس اور نقطۂ غروب قمر کے درمیان معلوم کی جاتی ہے اور ایک ضابطہ کے ماتحت پھر بتایا جاسکتا
ہے کہ چاند ہوگا یا نہیں۔ موٹے حساب سے کم سے کم بیس گھنٹے چاند کی عمر ہو تو دکھائی دیجاتا ہے بعض دفعہ اس
سے زیادہ عمر یعنی ۲۶ گھنٹہ تک بھی دکھائی نہیں دیتا ہے۔

بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ چاند جب چالیس منٹ سورج سے بعد غروب ہو تو دکھائی دے جاتا ہے
لیکن یہ بھی مقدار کم سے کم ہے۔ میں نے اس معاملہ کو اوجین کی رصدگاہ کے بڑے افسر کو لکھا تو انھوں نے
۴۸ منٹ لکھے۔ لیکن ۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء بھارت کے معیاری مقام پر چاند اور سورج کے غروب میں ۴۸
منٹ کا فرق تھا مگر چاند اس حد پر نہیں تھا کہ دکھائی دے سکے۔ یہ بھی بہت مشہور ہے کہ اگر دوج ہو جائے
تو رویت ہوگی لیکن ایسا بھی ہے کہ دوج ہو گئی چاند نہیں ہوا۔ اور ایسا بھی ہوا کہ دوج نہیں ہوئی لیکن چاند
ہو گیا۔ ایسا بھی ہوا کہ القمر الجدید ہو گیا لیکن سورج سے پہلے غروب ہو گیا۔ اس پر میرا مضمون مدینہ
۲۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں چھپا اور وہ تاریخیں بھی دی ہیں جن میں ایسا ہوا۔ یہی مضمون "الجمعیۃ" اور سیاست
میں بھی اسی زمانہ میں چھپا ہے۔

عام طور پر جس دن القمر الجدید ہوگا اس سے اگلے دن رویت ہوگی اور اس سے اگلے دن یکم
ہوگی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ چاند اگلے دن دکھائی نہیں دیتا بلکہ اس سے اگلے دن دکھائی

دیتا ہے۔ مثلاً قمر جدید پیر کو ہوا ہے اور رویت منگل کو ہوگی اور یکم بدھ کو ہوگی اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ قمر جدید پیر کو ہوا منگل کو چاند دکھائی دینے کے قابل نہ ہوا اور بدھ کے دن دکھائی دیا اور یکم جمعرات کو ہوئی۔

جدول (۱) پس منظر بلحاظ فن ہیئت

وقت مقامی اوسط مکہ مکرمہ

نمبر شمار	ہجری	عیسوی	بروز	وقت القمر الجدید	وقت زوال	وقت غروب شمس	رویت کب ہوگی	یکم کب ہوگی
۱	رمضان ۱۳۸۹ھ کا چاند	۱۰ نومبر ۱۹۶۹ء	پیر	گھنٹہ منٹ رات کے ۱۲ بجکر ۵۴ منٹ	گھنٹہ منٹ ۱۱ بجکر ۴۴ منٹ	گھنٹہ منٹ ۵ بجکر ۲۰ منٹ شام	۱۱ نومبر ۱۹۶۹ء کو ہوگی	۱۲ نومبر ۱۹۶۹ء ہوگی
۲	شوال ۱۳۸۹ھ کا چاند	۹ دسمبر ۱۹۶۹ء	منگل	۱۲ بج کر ۴۴ منٹ دوپہر	۱۱ بج کر ۵۴ منٹ	۵ بج کر ۱۸ منٹ شام	۱۰ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ہوگی	۱۱ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ہوگی
۳	ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ کا چاند	۶ فروری ۱۹۷۰ء	جمعہ	۹ بجکر ۴۵ منٹ صبح	۱۲ بج کر ۱۴ منٹ	۵ بجکر ۵۳ منٹ شام	۷ فروری ۱۹۷۰ء کو ہوگی	۸ فروری ۱۹۷۰ء کو ہوگی

نوٹ:- اس لئے ۹ ذی الحجہ ۱۶ فروری کو ہوئی یعنی حج پیر کے دن ہوا۔

۴	ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ کا چاند	۱۲ر اپریل ۱۹۶۵ء	جمعہ	رات کے ۲ بجکر ۲ منٹ	۱۲ بج کر ۴ منٹ دوپہر	۶ بجکر ۱۶ منٹ شام	۳ر اپریل ۱۹۶۵ء کو ہوگی	۴ر اپریل ۱۹۶۵ء کو ہوگی
۵	محرم ۱۳۸۵ھ کا چاند	۱ر مئی ۱۹۶۵ء	سنیچر	دوپہر ۲ بج کر ۲۷ منٹ	۱۱ بج کر ۵۷ منٹ دوپہر	۶ بجکر ۴۶ منٹ شام	۲ر مئی ۱۹۶۵ء کو ہوگی	۳ر مئی ۱۹۶۵ء کو ہوگی
	نوٹ:۔ لیکن یکم محرم یکم مئی کو ہوئی اور ذی الحج ۳۰ دن کا مانا گیا۔							
۶	ذی الحج ۱۳۸۵ھ کا چاند	۲۲ر مارچ ۱۹۶۶ء	منگل	۷ بج کر ۲۷ منٹ صبح	۱۲ بجکر ۷ منٹ دوپہر	۶ بجکر ۱۱ منٹ شام	۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء کو ہوگی	۲۴ر مارچ ۱۹۶۶ء کو ہوگی

نوٹ:۔ اس لئے ۹ ذی الحج یعنی حج یکم اپریل ۱۹۶۶ء بروز جمعہ کو ہونا چاہئے تھا لیکن حج بدھ کو ہوا اور ٹیونس والوں نے اور بوہرہ حضرات نے جمعرات کو کیا۔

حجاز کی جنتری اور رویت کے متعلق

مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے فرمایا کہ تین مہینوں کا چاند یعنی رمضان شریف عید الفطر اور ذی الحج کا دیکھا جاتا ہے اور باقی نو مہینوں کی یکم بذریعہ جنتری طے ہوتی ہے۔ یہی بات میرے ایک دوست ڈاکٹر محمد یٰسین پروفیسر طبیعات، ریاض یونیورسٹی نے لکھی ہے۔ میں مولانا محمد منظور نعمانی صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انھوں نے مجھ کو تقویم ام القریٰ ۱۳۸۶ھ ارسال

فرمائی۔

جدول (۲) از جنتری ام القریٰ ۱۳۸۸ھ اور اسلامی محمدی بڑی تقویم بمبئی ۱۳۸۸ھ

	نقل از ام القریٰ ۱۳۸۸ھ		وقت مقامی اوسط مکہ مکرمہ	یکم سنّی در ہندوستان	یکم مصری	از اسلامی محمدی بڑی تقویم بمبئی ۱۳۸۸ھ
			گھنٹہ - منٹ			
۱	یکم محرم ۲۹	بروز سنیچر ۳۰ مارچ ۱۹۶۸ء	۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء ۱ - ۲۹	اتوار	جمعہ	سن مصری
۲	〃 صفر ۳۰	〃 اتوار ۲۸ اپریل 〃	۲۷ اپریل 〃 ۱۸ - ۲	منگل	اتوار	اور بوہرہ حضرات
۳	〃 ربیع(۱) ۳۰	〃 منگل ۲۸ مئی 〃	۲۷ مئی 〃 ۱۰ - ۱۱	بدھ	پیر	کی تاریخوں میں
۴	〃 ربیع(۲) ۲۹	〃 جمعرات ۲۷ جون 〃	۲۶ جون 〃 ۳ - ۶	جمعہ	بدھ	کافی موافقت
۵	〃 جماد(۱) ۳۰	〃 جمعہ ۲۶ جولائی 〃	۲۵ جولائی 〃 ۱۲ - ۳۰	سنیچر	جمعرات	ہے لیکن بعض جگہ
۶	〃 جماد(۲) ۲۹	〃 اتوار ۲۵ اگست 〃	۲۵ اگست 〃 ۲ - ۳۸	پیر	سنیچر	فرق بھی ہوتا ہے
۷	〃 رجب ۳۰	〃 پیر ۲۳ ستمبر 〃	۲۲ ستمبر 〃 ۱۳ - ۴۹	منگل	اتوار	اور ان میں محرم
۸	〃 شعبان ۲۹	〃 بدھ ۲۳ اکتوبر 〃	۲۲ اکتوبر 〃 ۰ - ۲۵	جمعرات	منگل	۳۰ دن کا صفر
۹	〃 رمضان ۳۰	〃 جمعرات ۲۱ نومبر 〃	۲۰ نومبر 〃 ۱۰ - ۴۳	جمعہ	بدھ	۲۹ دن کا۔
۱۰	〃 شوال ۲۹	〃 سنیچر ۲۱ دسمبر 〃	۱۹ دسمبر 〃 ۲۱ - ۰	اتوار	جمعہ	اسی طرح ۳۰۔
۱۱	〃 ذیقعدہ ۳۰	〃 اتوار ۱۹ جنوری ۱۹۶۹ء	۱۸ جنوری ۱۹۶۹ء ۷ - ۴۰	پیر	سنیچر	۲۹ چلا جاتا ہے اور
۱۲	〃 ذی الحجہ	〃 منگل ۱۸ فروری ۱۹۶۹ء	۱۷ فروری ۱۹۶۹ء ۱۹ - ۲	بدھ	پیر	ذی الحجہ کو بعض دفعہ ۳۰ دن کا کردیتے ہیں

مولانا سعید احمد اکبر آبادی صاحب کا شکر گذار ہوں کہ ایک دیدہ زیب جنتری المجلس الاعلیٰ

للشئون الاسلامیہ کی عنایت فرمائی۔ ۱۳۸۵ھ مطابق ۶۶-۱۹۶۵ء

(۱) اس جنتری میں ۳۰ رمضان بروز جمعہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۵ء دی ہوئی ہے۔

(۲) ۳۰ رمضان کے آگے والا خانہ خالی ہے اور یکم شوال بروز اتوار ۲۳ جنوری کی دی ہوئی ہے۔

(۳) ۲۹ شوال بروز اتوار ۲۰ فروری کو دی ہوئی ہے اور پھر بعد کو ۳۰ بھی دی ہوئی ہے لیکن اس کے سامنے خانہ خالی ہے اور فروری کی کوئی تاریخ نہیں دی ہے۔

(۴) یکم ذیقعدہ۔ بروز پیر ۲۱ فروری دی ہوئی ہے۔

نوٹ:۔ (۱) کیا رمضان شریف ۳۱ دن کا ہوا۔

(۲) اگر جمعہ کو عید ہوئی تو شوال ۳۲ دن کا ہوا اور اگر عید سنیچر کی ہوئی تو شوال ۳۱ دن کا ہوا بعض نے فرمایا کہ عید جمعہ کو ہوئی اور بعض نے فرمایا کہ عید سنیچر کی ہوئی۔

(۳) ذوالقعدہ کا چاند نہیں دیکھا جاتا جنتری سے حساب لگاتے ہیں جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا

(۴) چونکہ ذوالقعدہ کا چاند نہیں دیکھا جاتا اس لئے شوال ۳۱ دن کا ہوا یا ۳۲ دن کا ہوا۔

(۵) یہ ناموافقت محض اس وجہ سے ہے کہ نو مہینے تو جنتری کے حساب سے چلتے ہیں اور تین مہینے (رمضان۔ شوال۔ ذی الحج) کے لئے چاند دیکھا جاتا ہے۔

(۶) چاند دیکھے جانے اور شہادتوں کے متعلق میں عنقریب عرض کروں گا۔

کچھ واقعات اور امور متعلقہ

مجھ کو معلوم ہوا کہ مولانا زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے کچھ اصحاب کو مدینہ طیبہ میں ۲۹ رمضان شریف (۱۳۸۹ھ) بروز پیر باہر کھلی جگہ (۸ دسمبر ۶۹ء) طلوع آفتاب سے بہت پہلے بھیجا تاکہ یہ معلوم ہو کہ چاند صبح کے وقت دکھائی دیا یا نہیں۔ انھوں نے آکر جواب دیا کہ چاند دیکھا گیا تو مولانا صاحب نے جو اعتکاف میں تھے فرمایا کہ رمضان شریف کا ایک دن اور باقی ہے۔ مگر مغرب کے بعد حکومت کا اعلان ہوا کہ رویت ہوگئی اور کل (۹ دسمبر ۱۹۶۹ء) یعنی منگل کو عید الفطر ہے میں اس کو دریافت کرنے کے لئے سہارنپور مولانا صاحب ممدوح سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور ان سے اس واقعہ کو دریافت کیا۔ انھوں فرمایا کہ بالکل ایسے ہی تھا۔

یعنی پیر کی صبح کے وقت چاند دیکھا گیا اور مغرب کے بعد حکومت کی طرف سے رویت کا اعلان ہوا۔ اور عید منگل کو ہوئی۔

اب میری گذارش یہ ہے کہ (۱) پہلے تو صاحب بصیرت کے لئے یہ بات ناقابل یقین ہے کہ چاند صبح کے وقت دیکھا جائے اور شام کو رویت بھی ہو جائے۔ بعض اصحاب کہیں گے کہ صبح کے وقت مدینہ طیبہ میں چاند دیکھا گیا لیکن اعلان حکومت مکہ مکرمہ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے دو جگہ کا مقابلہ ہے مگر مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ شمال میں ہے یعنی دونوں ایک ہی طول البلد پر تقریباً ہیں اور عرض البلد میں بھی قریب چار درجے کا فرق ہے۔ اس لئے ایسا ہونا بہت ہی دور از قیاس ہے۔ دیکھئے جدول (۱) شوال کا القمر الجدید مکہ مکرمہ میں منگل کے دن دوپہر کے بعد ۱۲ بجکر ۲۳ منٹ پر (وقت مقامی اوسط مکہ مکرمہ) ہو رہا ہے اس لئے منگل کی شام کو دکھائی نہیں دے گا۔ بلکہ بدھ کی شام کو رویت ہوگی لیکن یہاں پیر کی شام کو رویت ہوئی یعنی القمر الجدید کے ظہور سے پہلے یہ ناممکن ہے۔ اور اگر بجائے مکہ مکرمہ عید کا چاند ریاض یا نجد یا قرب وجوار میں دیکھا جائے تو بھی پیر کی شام کو نہیں دیکھا جا سکتا ہے۔

(۲) ذی الحجہ کی رویت مکہ مکرمہ کے لحاظ سے سنیچر کی شام کو ہوئی اور اتوار کی پہلی ذی الحجہ ہوئی۔ اس لئے ۹ ذی الحجہ یعنی حج پیر کے دن ہوا۔ دیکھئے جدول (۱) ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ کا القمر الجدید جمعہ کو ۹ بج کر ۴۵ منٹ صبح کے وقت ہو رہا ہے اور وہ جمعہ کی شام کو دکھائی نہیں دے گا۔ بلکہ سنیچر کی شام کو دکھائی دے گا۔ اور اتوار کی پہلی ہوئی اور حج پیر کو ہوا جو بالکل صحیح ہوا مبارک ہو وہ حجاج جنہوں نے اس سال (۱۹۷۰ء) میں حج کیا۔

اس معاملہ میں مولانا علی میاں ندوی کا مشکور رہوں کہ انھوں نے اس معاملہ کو میرے (اکتوبر ۱۹۶۹ء) لکھنے پر مکہ مکرمہ میں چھیڑا۔ پہلے تو دو دن کا فرق ہند اور حجاز میں حج کی تاریخ میں ہوا کرتا تھا جیسے اس دفعہ رمضان اور شوال کے چاند میں ہوا۔ ۱۹۶۹ء کے حج میں ایک دن کا فرق ہوا اور اس دفعہ ۱۹۷۰ء میں ہند اور حجاز دونوں کی یکم ذی الحجہ اتوار کو ہوئی۔

حدیث شریف کے خلاف محبانِ حجاز تو بہت عرصہ سے کہہ رہے ہیں کہ حجاز میں تاریخیں رویت کے لحاظ سے

نہیں ہوتی ہیں۔ لیکن دلدادگان حجاز اس بات پر زور دیتے ہیں کہ شہادت کے ذریعہ سے تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں اور اب معلوم ہوا کہ تین مہینوں کے لئے (رمضان۔ عید اور حج) شہادتیں لی جاتی ہیں۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ یکم شوال منگل کی بذریعہ رویت ہوئی۔ اور یکم ذی الحجہ اتوار کی بذریعہ رویت ہوئی۔ اس درمیان میں دو چاند ہوئے ایک تیس کا اور دوسرا اکتیس کا۔ یہ اس حدیث کے خلاف ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ مہینہ ۲۹ کا یا ۳۰ کا ہوتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہادتیں ہوتی بھی ہیں تو اعتبار کے قابل نہیں ہوتیں۔ ایسا معاملہ اعجاز کے طور پر ایک دفعہ ہو جائے لیکن بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ہند اور حجاز میں دو دن کا فرق کا ہوتا ہے۔ میں نے دس سے زیادہ چاند ایسے معلوم کئے ہیں جن میں رویت قبل از ظہور یعنی القمر الجدید سے پہلے ہو گئی ہے۔

میرے ایک پرانے دوست نے میرے برہان اپریل ۷۵ء کے مضمون کے خلاف ایک رسالہ لکھا۔ اس میں ایک خط نائب رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا پیش کیا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "تمام مملکت سعودیہ میں دخول و خروج ماہ میں صرف رویت محققہ کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ اس میں جنتری سے ۹ مہینوں کا ذکر نہیں ہے۔ دوسری بات جو اس معاملہ میں ایک ایڈوکیٹ الہ آباد نے فرمائی وہ یہ ہے کہ "مصر کی حکومت کی مخالفت کی وجہ سے حجاز کی حکومت کے خلاف اس چاند کے قصہ کو اٹھا کر خوب پروپگینڈہ کرتی" (مگر ان کے وہاں بھی ایسا ہی ہے)

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ دیکھئے جدول (۲) جس میں مصری سن کی تاریخ ہندوستان سے دو دن پہلے ہے اور اس میں مہینے ۳۰۔ ۲۹ کے ہوتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مصر والے بھی کسی اور طریقہ پر تاریخ مقرر کرتے ہیں۔

اگرچہ اس دفعہ اتفاقاً ہندوستان کی تاریخوں میں بھی ایسا ہی ہے کہ ایک مہینہ ۳۰ دن کا اور دوسرا ۲۹ دن کا ہے۔ ہندوستان میں بعض کئی چاند ۳۰ کے ہو جاتے ہیں اور بعض کئی چاند ۲۹ کے ہو جاتے ہیں اور محرم بھی بجائے ۳۰ دن کے ۲۹ دن کا ہو جاتا ہے۔ سن مصری میں محرم ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ اور پھر ۳۰۔ ۲۹ ہوتے ہیں۔ اور ذی الحجہ جو عام طور سے ۲۹ کا ہوتا ہے کبھی کبھی ۳۰ کا ہوتا ہے یہ تاریخیں بلحاظ اوسط ہوتی

ہیں۔

اسی رسالہ میں جو میری مخالفت میں ۱۳۸۵ھ کے شوال کے چاند کا ذکر آیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس سال ۱۳۸۵ھ میں رویت شوال حضرت مفتی مملکت عربیہ سعودیہ کے روبرو شہادت عدلین سے ثابت ہو۔ لیکن دن نہیں دیا۔ میں نے جو مضمون ۱۹۶۶ء اپریل میں لکھا تھا اس میں دکھلایا تھا کہ جمعہ کے دن غروب آفتاب سے القمر الجدید ۷، ۴ منٹ بعد ہو رہا ہے۔ لہٰذ جمعہ کی شام کو نظر آنا ناممکن ہے لیکن سنا گیا ہے کہ عید جمعہ کو ہو گئی حالانکہ شنبہ کو بھی نہیں ہو سکتی۔

ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ کا چاند دیکھئے جدول (۱) منگل کو غروب آفتاب سے دس گھنٹہ ۴۲ منٹ پہلے القمرالجدید ہو رہا ہے۔ لہٰذا چاند...... دکھائی نہیں دے سکتا چونکہ دکھائی دینے کے لئے ۲۰ گھنٹہ کم سے کم چاہئے لیکن اس کے باوجود چاند دیکھ لیا گیا اور حج بدھ کو ہوا۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ٹیونس والوں نے اور بوہرہ حضرات نے حج (بجائے بدھ جو حکومت حجاز نے کرایا) جمعرات کو کیا ٹیونس والوں نے مولانا سعید احمد اکبرآبادی سے کہا ہم بلحاظ ہئیت کرتے ہیں۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی اس حج میں موجود تھے۔ اور بوہرہ حضرات نے مجھ کو بتایا کہ ہمارے یہاں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنتری ہے اس سے تاریخ مقرر کرتے ہیں

مجھے معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں جو لوگ شہادت دیتے ہیں انہیں انعام دیا جاتا ہے میں نے کہیں پڑھا ہے کہ کسی اسلامی حکومت میں اسی طرح شہادت دی جاتی تھی جب اس بادشاہ کا بیٹا تخت پر بیٹھا تو اس نے تحقیق کے بعد ان لوگوں کو خوب سزا دی اور انعام بند کر دیئے۔ حضرت امام تقی الدین سبکی شافعی فرماتے ہیں کہ جب شہادت حساب کے خلاف ہو نہ مانی جائے۔

مولانا حسرت موہانی مرحوم کا حج

۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۹ء مولانا صاحب نے حج کیا۔ مولانا صاحب کو جب معلوم ہوا کہ اعلان ہوا ہے کہ حج اتوار کو ہے تو وہ مفتی صاحب کے پاس گئے کہ آپ نے کیسے اعلان کر دیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہمارے

یہاں ذی قعدہ کی ۳۰ ہے مولانا صاحب نے فرمایا کہ ذی قعدہ کے چاند کی شہادتیں جنہوں نے دی ہیں وہ کون صاحب ہیں۔ مفتی صاحب نے دوسرا اعلان کرا دیا کہ حج پیر کو ہوگا۔ (خط محبوب احمد صاحب عباسی قاضی شہر امروہہ ضلع مراد آباد) میری خوش قسمتی ہے کہ جب اس کا ذکر جناب مشتاق احمد صاحب بی۔ اے، آکس فورڈ بار ایٹ لا (فرزند جناب مولوی مشتاق حسین نواب وقار الملک) جنہوں نے اسی سال حج کیا تھا ان سے ملا تو انھوں نے اپنی ڈائری دیکھی اور فرمایا بے شک حج اتوار کو ہو رہا تھا۔ پھر دوسرا اعلان ہوا کہ حج پیر کے دن ہوگا۔

مفتی محمد رضا صاحب انصاری فرنگی کا حج

مفتی صاحب نے حج ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۳ء میں کیا اور انھوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "حج کا سفر" ہے۔ اس میں ۱۳۶ صفحہ پر دیا ہے کہ ۲۸ ذی الحجہ کے بعد یکم محرم ہوگئی یہ جلوہ گری جنتری کی ہے جو اور نو (۹) ماہ کے لئے ہے۔ تین مہینوں کے لیے بجائے جنتری رویت بذریعہ شہادت ہے۔ حج اس سال ۱۱ر اپریل ۱۹۶۳ء بروز اتوار ہوا۔ اور بلحاظ رویت پیر کو ہونا چاہئے تھا ۲ر اپریل کو القمر الجدید ۲ بج کر ۲ منٹ پر رات کو ہو رہا ہے۔ بحوالہ جدول (۱) اس لئے رویت ۳ر اپریل کو ہوگی۔ اور یکم ذی الحجہ ۴ر اپریل ۱۹۶۳ء بروز اتوار اور ۹ ذی الحجہ پیر کو ہوئی یعنی حج پیر کو ہوتا اس لئے حج ایک دن پہلے ہوا۔

جنتری ام القریٰ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس میں اسی دن کو یکم مان لی گئی ہے جس دن کہ القمر الجدید ہو رہا ہے۔ (جدول (۲)) اس دن تحت الشعاع کی وجہ سے چاند دکھائی نہیں دیگا۔ عام طور سے اس سے اگلے دن دکھائی دے گا۔

میں اس جنتری ام القریٰ کے حق میں نہیں ہوں اور نہ میں اس کو درست سمجھتا ہوں کہ نو مہینہ تو جنتری سے ہوں اور تین مہینہ رویت سے ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ عدت کے معاملہ میں کیا ہوگا۔ ہر ماہ کی رویت کے لئے شہادت کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور اس معاملہ میں انعام و اکرام سے کام نہیں لینا چاہئے۔

علم ہئیت کا سیدھا سادہ مسئلہ کہ حجاز اور ہند یا مصر میں دو دن کا فرق نہیں ہو سکتا ہے دوسری بات اگر صبح کو سورج کے نکلنے سے پہلے چاند نظر آئے تو اس شام کو رویت نہیں ہو سکتی ہے۔ تیسری بات جس دن القمر الجدید ہو اس دن چاند شام کو نظر نہیں آسکتا ہے۔ مصر والے اور بوہرہ حضرات ٹیونس والے وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے ڈھنگ پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ہندوستان کے علماء رویت کا بے حد خیال کرتے ہیں لیکن حجاز کے معاملہ میں ذرا سوچنے لگتے ہیں کہ شہادت کیسے غلط ہو سکتی ہے۔

اہل حجاز کا ایک مسئلہ

تقویم ام القریٰ میں مغرب اور عشاء کے درمیان ہمیشہ ڈیڑھ گھنٹہ کا فرق ہوتا ہے یہ مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور نجد تینوں کے لئے ہے۔

میں سمجھتا ہوں شفق احمر ہو یا شفق ابیض اسکا انحصار عرض البلد اور میلان شمس پر ہے اور مختلف موسموں میں مختلف ہوتا ہے۔ کوئی صاحب اس پر بھی روشنی ڈالیں۔

اب رہا ایک دن دو دن کا فرق تو اصل یہ ہے کہ اس معاملہ میں تفصیل سے بحث نہیں ہو سکتی بلکہ تقریبی حساب سے ہوگی جس کو موٹا حساب کہہ سکتے ہیں۔

(۱) فرض کیجئے کہ چاند کی رویت جب ہوگی جبکہ چاند کا ارتفاع سورج کے غروب ہوتے وقت دس درجہ افق سے اونچا ہو۔

(۲) چاند چونکہ ایک چکر زمین کے چاروں طرف ۳۰ دن میں کرتا ہے یعنی ۳۶۰ درجہ چلتا ہے اسلئے ایک دن میں ۱۲ درجہ چلتا ہے یعنی ایک گھنٹہ میں آدھا درجہ چلتا ہے۔

(۳) زمین چونکہ ایک چکر یعنی ۳۶۰ درجہ ۲۴ گھنٹہ میں کرتی ہے اس لئے ایک گھنٹہ میں ۱۵ درجہ چلتی ہے یعنی ایک درجہ ۴ منٹ میں چلتی ہے۔

(۴) اس چار منٹ فی درجہ کا یہ اثر ہے کہ اگر کسی دو جگہ کے طول البلد میں جا ہے دونوں مختلف مگر قریب عرض البلد پر ہوں ۳۰ درجہ کا فرق ہو تو مشرق میں زوال یعنی نصف النہار بخوبی ۲ گھنٹہ پہلے ہوگا۔ اسی طرح ایک ہی عرض البلد پر طلوع شمس ۲ گھنٹہ پہلے ہوگا اور غروب شمس بھی دو گھنٹہ پہلے ہوگا یہ جو افطار کے کسی جگہ

کے وقت میں طول البلد سے حساب لگا لیتے ہیں غلط ہے۔ اگر عرض البلد میں فرق زیادہ ہے) رویت کے معاملہ میں عرض البلد سے فرق پڑتا ہے مگر زیادہ نہیں پڑتا ہے۔ (یہاں وہ بلاد مراد ہیں جن کے عرض البلد ۵۰ بلکہ ۴۵ سے کم ہوں یعنی تحت الاعتدال ہوں)

(۵) فرض کیجئے کہ مکہ مکرمہ میں چاند کی رویت ہوئی اور چاند اپنی آخری حد یعنی ۱۰ درجہ پر تھا یعنی افق سے دس درجہ اونچا تھا۔

(۶) فرض کیجئے کہ مکہ مکرمہ کے طول البلد میں اور وسط ہند کے طول البلد میں ۴۵ درجہ کا فرق ہے تو ہندوستان کے وسط میں سورج غروب ۳ گھنٹہ پہلے ہوگا۔ اور اتنے عرصے میں چاند ۱½ درجہ چلے گا جس کے معنی یہ ہوئے کہ وسط ہندوستان میں سورج کے غروب کے وقت چاند صرف ۸½ درجہ اونچا ہوگا اور دکھائی نہیں دے گا (اگر دس درجہ ہوتا تو دکھائی دیتا) اگلے دن مکہ مکرمہ میں چاند افق سے ۲۲ (۱۰+۱۲) درجہ اونچا ہوگا۔ اور وسط ہندوستان میں ۸½ + ۱۲ = ۲۰½ درجہ افق سے اونچا ہوگا اور دکھائی دے گا۔ فرض کیجئے کہ ایک شہر مشرق میں مکہ مکرمہ سے ۱۸۰ درجہ فرق پر ہے (اس سے زیادہ لیں گے تو مغرب میں ۱۸۰ درجہ سے کم ہو جائیگا اس وجہ سے زیادہ سے زیادہ لیا ہے) تو وہاں سورج مکہ مکرمہ سے ۱۲ گھنٹہ پہلے غروب ہوگا اور چاند اس عرصہ میں ۶ درجہ چلے گا۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ مکہ مکرمہ میں جب رویت ہوئی تو چاند افق سے دس درجہ اونچا تھا۔ اور وہاں یعنی ۱۸۰ درجہ مشرق میں غروب آفتاب کے وقت چاند افق سے ۱۰ نفی ۶ برابر ۴ درجہ اونچا ہوگا اور دکھائی نہیں دے گا۔ اور اگلے دن مکہ مکرمہ میں ۱۰+۱۲ = ۲۲ درجہ اونچا ہوگا۔ اور اس جگہ مشرق میں ۴ + ۱۲ = ۱۶ درجہ افق سے اونچا ہوگا اور دکھائی دے گا۔ جیسا کہ میں نے واضح کیا ہے اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک دن سے زیادہ کا فرق نہیں ہو سکتا ہے۔ لندن اور مکہ مکرمہ میں تین گھنٹہ کا فرق غروب آفتاب میں ہے اور اسی طرح مکہ مکرمہ میں اور وسط ہندوستان میں تین گھنٹہ کا فرق غروب آفتاب میں ہے۔ فرض کیجئے کہ لندن میں آخری حد یعنی دس درجہ افق سے اونچا چاند دیکھا گیا ہے تو اس دن مکہ مکرمہ میں غروب آفتاب کے وقت چاند کی اونچائی ۸½ درجہ اور وسط ہندوستان میں غروب آفتاب کے وقت ۷ درجہ اونچائی ہوگی۔ اور اس سے اگلے دن لندن میں غروب آفتاب کے وقت اونچائی ۲۲ درجہ اور مکہ مکرمہ میں اونچائی ۲۰½ درجہ ہوگی اور وسط ہندوستان میں ۱۹ درجہ اونچائی ہوگی۔ اور چاند سب جگہ نظر آئے گا۔ (اگرچہ یہ

تقریباً ہے)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری تمنا پوری ہوئی کہ شہادتوں کا زور ختم ہو گیا کیوں کہ ایسے صاف دلائل کے لاجواب کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ شہادت بے معنی چیز ہے۔ میرا مطلب انعام واکرام والی شہادت سے ہے۔ جنتری اور شہادت، دونوں کے ذریعہ تاریخیں مقرر کرنا یہ بھی غلط ہے۔ کیوں کہ مہینہ ۳۰ دن کا ہوا اور کبھی ۳۱ دن کا ہوا جب تک جنتری میں مہینوں کے نام وہی رہیں گے البساضرور ہوگا۔ کاروبار کے لئے انگریزی گریگوری اختیار کرلیں۔ اور فرنگی اگر نہیں چاہتے ہیں تو جلالی سن اختیار کرلیں۔ یہ نہ ہو کہ میقاتی تاریخ یہ ہے اور عرفانی تاریخ یہ ہے۔ حیرت تو یہ ہے کہ چاند ظہور سے پہلے دیکھ لیتے ہیں۔ یعنی القمر الجدید کا لمحہ ابھی آیا ہی نہیں، یعنی چاند محاق سے نکلا ہی نہیں اور دیکھ لیا بالکل غلط ہے۔

حال کی مثالیں ۱۳۸۹ھ کا رمضان شریف کا چاند پیر کے دن رات کے ۱۲ بج کر ۵۲ منٹ پر ہو رہا ہے یعنی محاق سے نکل رہا ہے۔ مگر وہاں اتوار کی شام کو دیکھ لیا۔ اسی طرح شوال ۱۳۸۹ھ کا چاند منگل کو دوپہر کے ۱۲ بج کر ۲۳ منٹ پر ہو رہا ہے لیکن اس کو پیر کی شام کو دیکھ لیا یہ بالکل مذاق ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں (حوالہ جدول (۱)) جو صاحب چاہیں اس کے متعلق تفصیل سے گفتگو کرلیں۔ خادم ہر وقت تیار ہے۔ یہ کہنا کہ حساب غلط ہے لیکن کتنی دفعہ، ایک دفعہ حساب غلط ہو جائے دو دفعہ ہو جائے۔ عام طور سے حساب غلط رہتا ہے۔ حج کا پتہ تو ریڈیو سے، اخبار سے چل جاتا ہے کیوں کہ یہ عالمی چیز ہے۔ لیکن رمضان اور عید الفطر کا کبھی کبھی چل جاتا ہے۔

نوٹ: (۱) وقت مقامی اوسط مکہ مکرمہ بھارت کے معیاری وقت سے دو گھنٹہ پچاس منٹ کم ہے یعنی اگر بھارت کا معیاری وقت ۱۲ بجے دوپہر ہے تو مکہ مکرمہ کا وقت مقامی اوسط ۹ بجکر ۱۰ منٹ قبل دوپہر ہے۔

(۲) مقامات تحت الاعتدال وہ ہیں جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے۔

(۳) لندن میں کچھ عرصہ کے لئے عشا کا وقت نہیں رہتا ہے۔

میں نے مثال میں لندن لے لیا ہے کوئی حرج نہیں ہے۔ الجیریا میں اسی طول البلد پر کوئی مقام لے سکتے ہیں۔